ماں نے کچھ سونا بیٹی کو گفٹ کر دیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک خاتون کی شادی ہوئی، اس کے پاس 10 تولہ سونا تھا، سال گزرنے پر اس نے زکوۃ ادا کر دی، پھر اس کے ہاں بچی کی ولادت ہوئی، تو اس نے چار تولہ سونا اپنی بیٹی کو دینے کا ارادہ کیا اور بیٹی کو مالک بنانے کے لئے اس کے والد (یعنی اپنے شوہر) کے قبضے میں دیدیا، یوں اس کے پاس فقط چھ تولے سونا باقی رہ گیا ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اب ماں اور نابالغ بیٹی پر زکوۃ کے حوالہ سے کیا احکامات عائد ہوں گے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاً زکوۃ کے حوالہ سے بنیادی اصول سمجھ لیجئے:

* فرضیتِ زکوۃ کی شرائط میں سے ایک شرط "بالغ ہونا" بھی ہے، لہذا نابالغ پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی، اگرچہ وہ صاحبِ نصاب ہو۔

*کسی کے پاس فقط سونا ہو، اس کے علاوہ سونے کی ہم جنسِ نصاب (یعنی چاندی، روپیہ پیسہ، پرائز بانڈ، مالِ تجارت وغیرہ) میں سے کوئی اور مالِ زکوۃ نہ ہو، تو جب تک سونا وزن کے اعتبار سے "ساڑھے سات (7.5) تولہ" مکمل نہ ہو، اس پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔

* اگر سونے کے ساتھ ہم جنسِ نصاب (مثلاً چاندی، روپیہ پیسہ، پرائز بانڈ یا مالِ تجارت وغیرہ) میں سے کوئی چیز مل جائے یا چاندی، نقدی، پرائز بانڈ، مالِ تجارت وغیرہ تنہا یا اپنی ہم نصاب چیزوں کے ساتھ مل جائیں، تو ان پر فرضیتِ زکوۃ کا نصاب "ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی کی مالیت" ہوتی ہے۔

ان اصولوں کی روشنی میں واضح ہوگیا کہ نابالغ بچی پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی، حتی کہ اگر سارا سونا ہی اس کو دیدیں، تب بھی اس پر زکوۃ لازم نہیں ہوگی۔ اور جہاں تک خاتون پر زکوۃ فرض ہونے کا تعلق ہے، تو اس بارے میں شرعی حکم یہ ہوگا کہ اگر اس کے پاس فقط چھ تولہ سونا ہے، اس کے علاوہ جنسِ نصاب (چاندی، روپیہ پیسہ، مالِ تجارت وغیرہ) میں سے کچھ بھی نہیں، تو خاتون پر اس سونے کی زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔ البتہ اگر اس کی ملکیت میں سونے کے ساتھ ہم جنسِ نصاب (چاندی، روپیہ پیسہ، مالِ تجارت وغیرہ) میں سے کوئی بھی چیز موجود ہو اور قرض وغیرہ مائنس کرنے کے بعد ان کی مجموعی مالیت 52.5 تولہ چاندی کے برابر یا زائد بن جائے، تو دیگر شرائط کی موجودگی میں اس پر زکوۃ فرض ہوگی۔

تنبیہ: زکوۃ سے بچنے کے لئے حیلہ اپنانا اور مالِ زکوۃ اپنی ملکیت سے خارج کر دینا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے، البتہ اگر کوئی ایسا کر دے، تو دیگر شرائط کی موجودگی اس کی ملکیت باقی نہ رہے گی۔ نیز نابالغ بچوں کا مال والدین کو بھی بلا اجازتِ شرعی استعمال کرنا یا بیچنا جائز نہیں، حتی کہ بچے بھی اپنا مال کسی کو نہیں دے سکتے۔

مذکورہ اصولوں کے متعلق جزئیات بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

نابالغ پر زکوۃ فرض نہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: "ومنها البلوغ عندنا فلا تجب علی الصبي" ترجمہ: (فرضیتِ زکوۃ کی) شرائط میں سے بالغ ہونا بھی ہے، لہذا (نابالغ) بچہ پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکوۃ، جلد 2، صفحہ 79، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

فقط سونا ہو، تو فرضیتِ زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لیس فیما دون مائتی درهم شئ ولا فیما دون عشرین مثقالا ذهبا شئ" ترجمہ: دو سو درہم (**ساڑھے باون تولہ چاندی**) سے کم میں کوئی چیز نہیں ہے اور بیس مثقال (**ساڑھے سات تولہ سونے**) سے کم میں کوئی چیز نہیں ہے۔ (الاموال لابن زنجویہ، جلد 3، صفحہ 987، مطبوعہ السعودیۃ)

تحفۃ الفقہاء میں ہے: "اما الذهب المفرد ان یبلغ نصابا وذلک عشرون مثقالا ففیه نصف مثقال وان کان اقل من ذلک فلا زکاة فیه" ترجمہ: صرف سونا ہو، تو اگر وہ نصاب کو پہنچے، تب اس میں زکوٰۃ فرض ہوگی اور سونے کا نصاب بیس مثقال (یعنی ساڑھے سات تولہ) سونا ہے اور اگر سونا اس سے کم ہو، تو اس میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ (تحفۃ الفقہاء، جلد 1، صفحہ 266، مطبوعہ بیروت)

سونے کے ساتھ چاندی، مالِ تجارت وغیرہ جنسِ نصاب میں سے کوئی مال ہو، تو وجوبِ زکوۃ کا نصاب "52.5 تولے چاندی کی مالیت" ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے: "تضم قیمة العروض الی الذھب والفضة ویضم الذھب الی الفضة بالقیمة فیکمل بہ النصاب لان الکل من جنس واحد" ترجمہ: سامان کی قیمت کو سونے چاندی کی قیمت کے ساتھ ملایا جائے گا اور سونے کو قیمت کے اعتبار سے چاندی کے ساتھ ملایا جائے گا تاکہ نصاب مکمل ہو جائے، کیونکہ یہ سب ایک ہی جنس سے ہیں۔ (تبیین الحقائق، جلد 1، صفحہ 281، مکتبہ امدادیہ، ملتان)

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقارالدین قادری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جس کے پاس صرف سونا ہے، روپیہ پیسہ، چاندی اور مالِ تجارت بالکل نہیں، اس پر سوا سات تولے تک سونے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جب پورے ساڑھے سات تولہ ہوگا، تو زکوٰۃ فرض ہوگی، اسی طرح جس کے پاس صرف چاندی ہے، سونا، روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت بالکل نہیں ہے، اس پر باون تولے چاندی میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جب ساڑھے باون تولہ پوری ہو یا اس سے زائد ہو، تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ لیکن اگر چاندی اور سونا دونوں یا سونے کے ساتھ روپیہ پیسہ، مالِ تجارت بھی ہے، اسی طرح صرف چاندی کے ساتھ روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت بھی ہے، تو وزن کا اعتبار نہ ہوگا، اب قیمت کا اعتبار ہوگا، لہٰذا سونا چاندی، نقد روپیہ اور مالِ تجارت سب کو ملا کر، اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (وقارالفتاوی، جلد 2، صفحہ 384 تا 385، بزم وقارالدین، کراچی)

زکوۃ سے بچنے کے لئے حیلہ کرنا جائز نہیں۔ بحر الرائق میں ہے: "وتحرم حیلة دفع وجوب الزکاة عند الاکثرین من الفقھاء" ترجمہ: اکثر فقہاء کے نزدیک وجوبِ زکوۃ سے بچنے کے لئے حیلہ کرنا حرام ہے۔ (بحر الرائق، کتاب الزکوۃ، ج 2، صفحہ 385، مطبوعہ بیروت)

غمز عیون البصائر میں ہے: "الفتوی علی عدم جواز الحیلة لاسقاط الزکاة" یعنی فتوی اسی پر ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت سے بچنے کے لئے حیلہ کرنا، جائز نہیں۔ (غمز عیون البصائر، الفن الخامس، جلد 4، صفحہ 222، مطبوعہ بیروت)

نابالغ اپنا مال نہ وہ خود کسی کو دے سکتا ہے اور نہ والدین بلا حاجت لے سکتے ہیں۔ تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار میں ہے: "وان ضار کالطلاق والعتاق والصدقة والقرض، لا وان اذن بہ ولیھما (وکذا لا تصح من غیرہ کابیہ ووصیہ والقاضی للضرر)" ترجمہ: اور اگر بچہ یا معتوہ ایسا تصرف کریں، جس سے اُنہیں محض ضرر ہو، جیسے طلاق دینا، غلام آزاد

کرنا، صدقہ کرنا یا قرض دینا، تو یہ تصرف صحیح نہیں ہے، اگرچہ ان کا ولی اس کی اجازت دے، اسی طرح اگر یہ تصرفات بچے کا غیر کرے، جیسے اس کا باپ، وصی یا قاضی، تو ضرر کی وجہ سے تب بھی درست نہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب المأذون، جلد9، صفحہ 291، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نابالغ کے تصرفات تین قسم ہیں: ضارّ محض جس میں خالص نقصان ہو یعنی دنیوی مضرت ہو، اگرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو، جیسے صدقہ و قرض، غلام کو آزاد کرنا، زوجہ کو طلاق دینا، اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اجازت دے، تو بھی نہیں کرسکتا، بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان تصرفات کو نافذ کرنا چاہے نہیں کرسکتا، اس کا باپ یا قاضی ان تصرفات کو کرنا چاہیں، تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔ (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 204، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو تراب محمد علی عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7574

تاریخ اجراء: 25 رمضان المبارک 1446ھ/26 مارچ 2025ء